نافرمانی کی سزا

PDFBOOKSFREE.PK

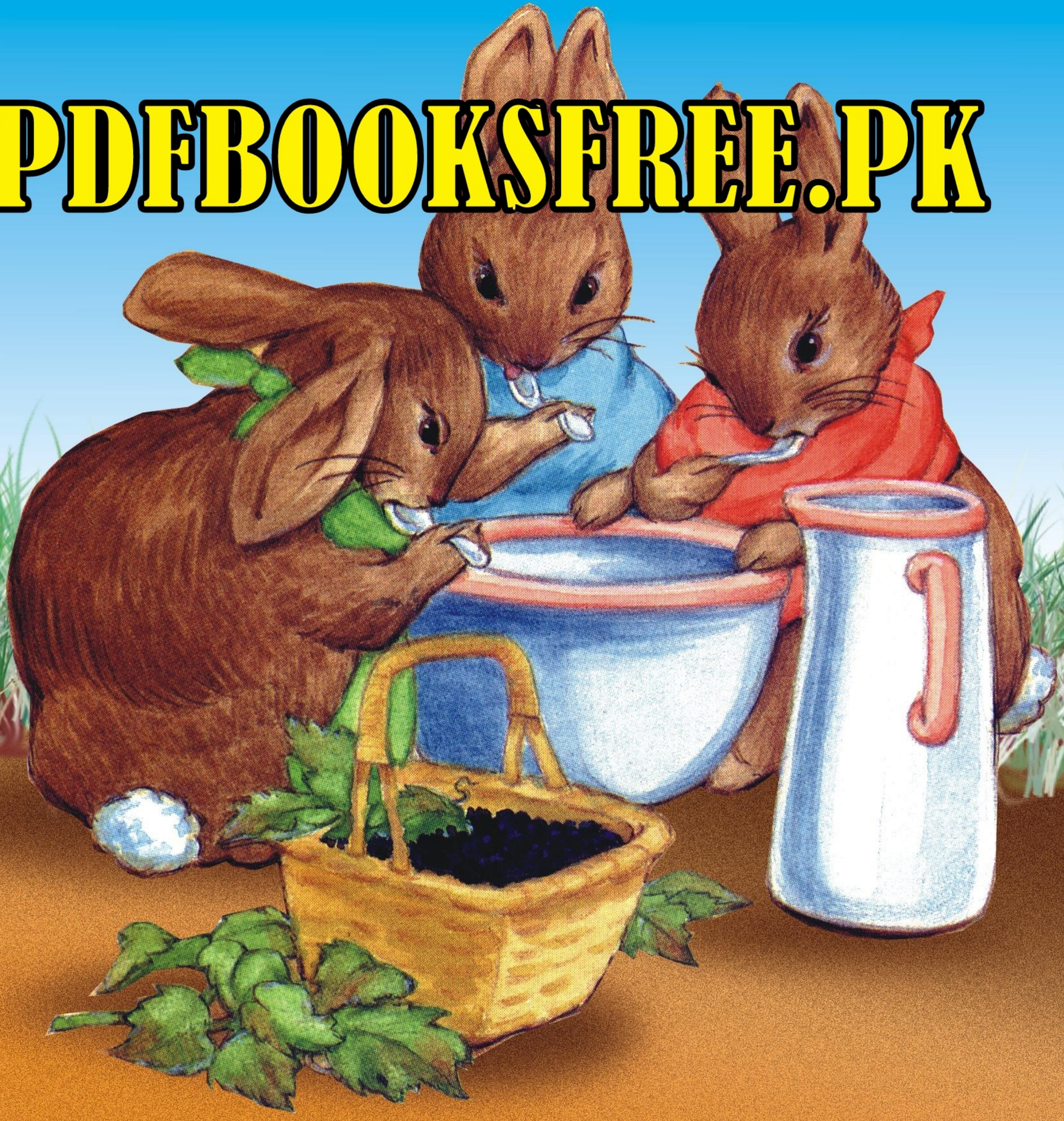

تحریر: معظم جاوید بخاری

نافرمانی کی سزا

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک جنگل میں چار چھوٹے چھوٹے خرگوش رہا کرتے تھے، جن کے نام فلاسی، ملاسی، کلاتی اور پلاسی تھے۔ وہ چاروں اپنی ماں کے ساتھ ایک بڑے درخت کی کھوہ رہتے تھے۔ پلاسی ان سب میں چھوٹا اور شرارتی خرگوش تھا۔ وہ اکثر اپنی ماں کی نصیحت پر کان نہ دھرتا تھا۔ تینوں خرگوشوں نے سرخ رنگ کی قمیض پہن رکھی تھی جبکہ پلاسی نے نیلے رنگ کی قمیض پہنی ہوئی تھی جس پر چمکیلے بٹن دور سے ہی دکھائی دیتے تھے۔ ان کے گھر کے قریب ہی ایک بڑا کھیت موجود تھا جس کا مالک جبار نامی ایک شخص تھا۔ یہ خرگوشوں سے بڑا ناراض رہتا اور انہیں وہاں سے بھگانے کے جتن کرتا رہتا۔ ایک شام چاروں ننھے خرگوشوں باہر کھیلنے کی ضد کی تو ان کی ماں نے انہیں باہر کھیلنے کی اجازت تو دے دی مگر ساتھ ہی سختی سے تاکید کی کہ وہ سب بھول کر بھی جبار کے کھیت میں نہ جائیں ورنہ وہ انہیں پکڑ لے گا۔ سب نے وعدہ کیا کہ وہ جبار کے کھیت سے دور ہی کھیلیں گے ماں کی اجازت پاتے ہی فلاسی، ملاسی اور کلاتی نے اپنی اپنی ٹوکریاں لیں اور بیروں کی تلاش میں نکل کھڑے

Visitfor more books www.pdfbooksfree.pk

ہوئے۔ یہ تینوں بھائی بڑے شریف اور اچھے بچے تھے، وہ اپنی ماں کی بات بڑے دھیان سے سنتے اور اس پر عمل کرتے۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے تھے جس سے انہیں منع کیا گیا ہو۔ جبکہ پلاسی ان سے مختلف تھا، وہ کسی قدر شرارتی اور شوخ طبیعت کا مالک تھا۔ وہ چاروں ہنستے اور قہقہے لگاتے ہوئے وادی میں نیچے اترے جہاں ایک طرف بیروں کا باغ تھا اور دوسری طرف باڑ کے پیچھے جبار کا کھیت۔ وہ جب کھیت کے قریب پہنچے تو انہیں وہاں سرخ مولیوں اور گاجروں کی مہک آئی۔ سب کے منہ میں پانی بھر آیا۔ دل تو یہ چاہتا تھا کہ کھیت میں داخل ہو کر خوب مولیاں اور گاجریں نکالی جائیں مگر جبار کے خوف سے وہ کسمسا کر رہ گئے۔ پلاسی نے ان تینوں کا لٹکا ہوا چہرہ دیکھا تو وہ ان کا مذاق اُڑانے لگا۔ جب پلاسی نے انہیں بتایا کہ وہ کھیت میں جا کر مولیاں اور گاجریں لائے گا تو فلاسی، ملاسی اور کلاتی کے دل دہل گئے۔ انہوں نے ماں سے کیا ہوا وعدہ یاد دلایا مگر پلاسی نے کوئی پرواہ نہ کی اور تیزی سے کھیت کی باڑ کے نیچے سے گزر کر اندر داخل ہو گیا۔ وہ چلتے ہوئے کچھ دور پہنچا تو وہاں اسے مٹر کا کھیت ملا جو چھوٹے سے قطعے میں لگا ہوا تھا۔ پلاسی نے مٹر کے دانے نکالے اور چبائے۔ ان کا ذائقہ پھس پھسا تھا۔ اس نے مٹر کے کھیت سے نکل کر دوسرے کھیت کا جائزہ لیا۔ وہاں ایک طرف مولیوں کے پودے دکھائی دیئے اور دوسری طرف گاجروں کے پودے لگے ہوئے تھے۔ پلاسی نے اردگرد جائزہ لیا۔ وہاں

www.pdfbooksfree.pk

کسی کونہ پا کر وہ کھیتوں میں گھسا اور مولیاں اور گاجریں اکھاڑ کر کھانے لگا۔ مولیاں تلخ تھیں جبکہ سرخ گاجریں بڑی میٹھی اور مزیدار تھیں۔ قریب ہی پلاسی کو ایک عجیب پودے کا کھیت دکھائی دیا۔ اس نے پاس جا کر جائزہ لیا۔ وہ پودا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ البتہ جب اس نے اس کا پھل توڑ کر چکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ پیاز کا پودا تھا جس کا ذائقہ کڑوا سا تھا۔ تھوڑے فاصلے پر اسے جبار دکھائی دیا۔ وہ گوبھی کے کھیت میں گھٹنوں کے بل بیٹھا کچھ کر رہا تھا۔ پلاسی جبار کو دیکھ کر گھبرا سا گیا۔ اس نے جلدی سے واپس لوٹنے کیلئے دوڑ لگا دی۔ پودوں میں حرکت پر جبار چونک پڑا۔ اس نے جب غور سے دیکھا تو اسے ننھا پلاسی دکھائی دیا جو پودوں کے درمیان بھاگ رہا تھا۔ جبار نے جلدی سے چھلانگ لگائی اور زمین کھودنے والا کھرپا پکڑا اور پلاسی کے پیچھے لپکا۔ پلاسی اپنی طرف سے بہت تیز بھاگ رہا تھا مگر جبار بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا اس کے سر پر آپہنچا۔ وہ چیخ رہا تھا۔ ''رُک جاؤ ننھے چور! آج تم میرے ہاتھوں بچ نہیں سکتے۔'' پلاسی ہڑبڑاہٹ میں بھول گیا کہ وہ باہر نکلنے والے دروازے کے بجائے مخالف سمت کی طرف دوڑ رہا ہے۔ اس طرح وہ جبار کے گھر سے باہر نکل نہیں سکتا تھا۔ اچانک پلاسی کی

www.pdfbooksfree.pk

نظر باڑ پر پڑی جو اُکھڑی ہوئی تھی اور اس میں تھوڑا سا رستہ جو پلاسی کو باہر نکلنے میں مدد دے سکتا تھا۔ اسی ہڑبڑاہٹ کے دوران گوبھی اور آلوؤں کے کھیت میں پلاسی کے پاؤں میں سے ایک جوتا نکل کر کھیت میں گر پڑا۔ جوتا اُٹھانے کا وقت نہیں تھا۔ اگر پلاسی جوتے کے چکر میں پڑتا تو یقیناً جبار اسے پکڑ لیتا۔ پلاسی نے جوتے کا خیال چھوڑ کر جان بچانے کی کوشش کی۔ وہ تیزی سے ٹوٹی ہوئی باڑ کے سوراخ میں داخل ہو گیا۔ باڑ خاردار تار کی تھی، جس میں اس کے پیاری قمیض کا پلّو پھنس گیا۔ پلاسی کو جھٹکا لگا اور وہ قلابازی کھا کر گر پڑا۔ باڑ کے دوسرے حصے میں قمیض کا بٹن اُلجھ گیا۔ پلاسی بری طرح پھنس گیا تھا۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو جبار دکھائی دیا جو بھاگتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پلاسی کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ باڑ میں پھنسی ہوئی قمیض کو اتار کر اپنی جان بچائے۔ اس نے مجبوراً قمیض میں سے بازو نکالے اور قمیض اور جوتے گنوا کر باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔ ننھے پلاسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس باڑ کے پیچھے باہر کا راستہ نہیں بلکہ جبار کا اپنا گھر تھا۔ پلاسی کو جب راستہ دکھائی نہ دیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کیونکہ وہ جبار کے چنگل میں پھنس چکا تھا۔ اسے اپنی ماں کی نصیحت یاد آنے لگی مگر اب کیا ہو سکتا تھا؟ قمیض اور جوتوں سے وہ ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ پلاسی نے جان بچانے

www.pdfbooksfree.pk

کی کوشش کی اور سامنے دکھائی دینے والے بڑے کمرے میں جا گھسا۔ وہ جبار کا گودام تھا جہاں کھیتوں میں استعمال ہونے والے اوزار پڑے ہوئے تھے۔ پلاسی کو ایک طرف پانی کا برتن دکھائی دیا جو خاصا گہرا دکھائی دیتا تھا۔ پلاسی تیزی سے اس طرف لپکا۔ اس نے برتن میں جھانک کر دیکھا تو اس میں تھوڑا سا پانی دکھائی دیا۔ پلاسی نے ادھر اُدھر نگاہ دوڑائی مگر وہاں چھپنے کیلئے کوئی چیز موجود نہیں تھی۔ مجبوراً پلاسی پانی والے برتن میں گھس گیا۔ وزن پڑنے پر پانی اوپر اُٹھ آیا اور پلاسی کا سارا بدن بھیگ گیا۔ پانی بڑا ٹھنڈا تھا۔ سردی کے مارے پلاسی کے دانت بجنے لگے۔ اسی دوران جبار گودام میں داخل ہو گیا۔ وہ بڑبڑا رہا تھا۔ ''خبیث خرگوش آج تو میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا۔ آج تو میں تجھے مار کر ہی دم لوں گا۔'' پلاسی یہ سن کر ڈر گیا۔ ایک تو ٹھنڈ نے اس کا برا حال کیا ہوا تھا دوسرا خوف کے مارے اس کا بدن کانپ رہا تھا۔ جبار کو پورا یقین تھا کہ ننھا خرگوش گودام میں چھپا ہوا ہے، اس لئے وہ بڑی احتیاط سے چیزوں میں اسے تلاش کر رہا تھا۔ اس نے خالی گملوں کو اُٹھا کر دیکھا۔ اچانک اس کی نظر پانی کے برتن پر پڑی تو وہاں پلاسی کے کان دکھائی دیئے۔ ''آہا! تو یہ یہاں چھپا بیٹھا ہے۔'' جبار چہک کر بولا۔ پلاسی نے گردن اُٹھا کر باہر دیکھا تو جبار اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پلاسی پریشان ہو گیا۔ اس نے ہمت کر کے

www.pdfbooksfree.pk

پانی کے برتن میں باہر چھلانگ لگائی اور ایک طرف لپکا۔ جبار نے اسے پکڑنے کی کوشش کی مگر پلاسی اسے جھکائی دے کر کھڑکی کے راستے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ جبار نے ناکام ہو کر غصے سے اپنی لات گھمائی۔ پلاسی اس کی زوردار ٹھوکر سے بچ نہ پایا اور بری طرح لڑھکنیاں کھاتا ہوا باہر جا گرا۔ کھڑکی میں پڑے ہوئے پھولوں کے گملے بھی اس کے ساتھ گر پڑے تھے۔ گملے زمین پر گرتے ہی ٹوٹ پھوٹ گئے۔ گملوں کی کرچیاں پلاسی کے بدن پر چوٹ لگاتی ہوئی بکھر گئیں۔ درد کی لہر پلاسی کے پورے بدن میں دوڑ گئی۔ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ مزید بھاگ سکے مگر جبار اس کے پیچھے تھا۔ اس نے جان بچانے کی کوشش میں ایک مرتبہ پھر دوڑ لگا دی، مگر اب اس کی رفتار تیز نہیں تھی۔ اس مرتبہ وہ باہر کی طرف بھاگ رہا تھا جہاں صدر دروازہ تھا۔ وہ کچھ ہی دیر میں صدر دروازے پر پہنچ گیا مگر وہاں دروازہ بند دیکھ کر اس کی جان ہی نکل گئی۔ دروازہ اندر سے لاک تھا۔ چابی دکھائی تو دے رہی تھی مگر وہ اس کی قامت سے بہت اونچی تھی۔ پلاسی نے اچھل کر تالا کھولنے کی کوشش کی مگر وہ کامیاب

www.pdfbooksfree.pk

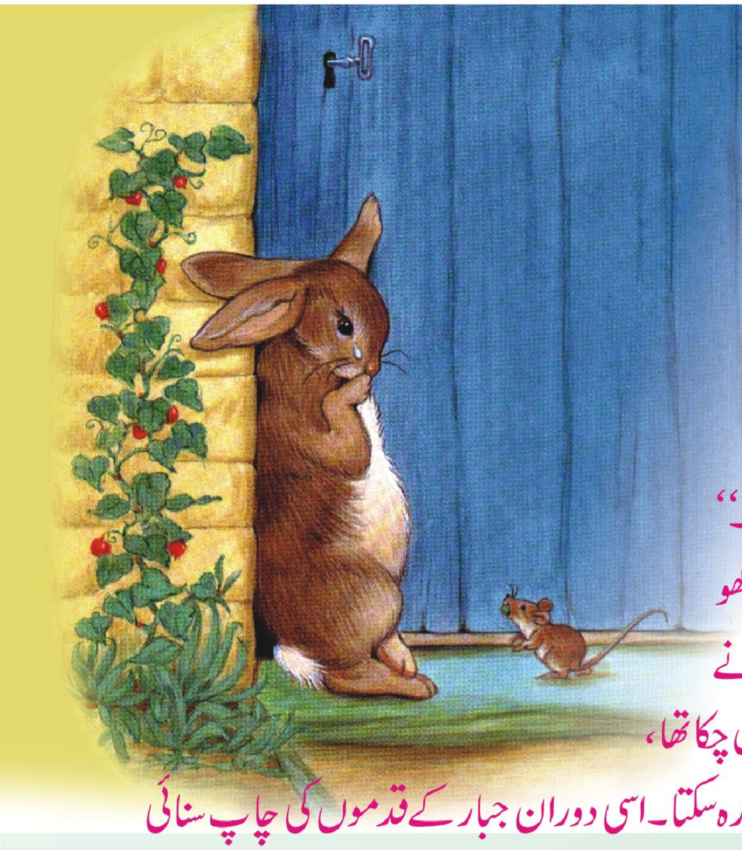

نہ ہوسکا۔ اسی دوران وہاں ایک چوہیا آ گئی۔ پلاسی نے اسے دیکھا تو باہر نکلنے کیلئے راستہ دریافت کیا۔

چوہیا نے اسے پریشان دیکھ کر قہقہہ لگایا اور کہنے لگی۔

''ننھے خرگوش! میں اس وقت تک کچھ نہیں بتاؤں گی جب تک تم مجھے کھانے کیلئے ایک بڑا مٹر کا دانہ نہیں دو گے۔''

پلاسی کے پاس مٹر کا دانہ نہیں تھا، وہ تو اپنے جوتے اور قمیض کھو بیٹھا تھا۔ پلاسی چوہیا کی منت سماجت کرنے لگا مگر اس نے جواب دینے سے صاف انکار کر دیا۔ پلاسی بری طرح پھنس چکا تھا، وہ نہ تو باہر جاسکتا تھا اور نہ ہی جبار کے مکان میں سلامت رہ سکتا۔ اسی دوران جبار کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ پلاسی رونے لگا۔ چوہیا اسے روتا چھوڑ کر لوٹ گئی۔ پلاسی نے سوچا کہ رونے سے کام نہیں بنے گا، اسے راستہ تلاش کرنا چاہیئے۔ وہ گیٹ سے واپس مڑا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا کھیتوں کے درمیان سے ہوتا ہوا مچھلیوں کے تالاب پر پہنچا۔ وہاں ایک سفید بلی بیٹھی ہوئی دکھائی دی جو کہ تالاب کی مچھلیوں کو للچائی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ بلی کو دیکھ کر پلاسی کی گھگھی بندھ گئی۔ وہ نظر بچا کر وہاں سے اُلٹے قدموں واپس لوٹا۔ وہ گوبھی کے کھیت میں پہنچ گیا۔ اسے خیال آیا کہ کسی بڑے پودے پر چڑھ کر دیکھنا چاہیئے۔ وہ گوبھی کے پودے پر چڑھ کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اچانک اس کا چہرہ مسرت سے دمک اُٹھا۔ قریب کے اسے باہر نکلنے کا رستہ دکھائی دیا۔ اسی رستے سے وہ جبار کے کھیتوں میں داخل ہوا تھا۔ ابھی وہ خوشی سے جھوم رہا تھا کہ اسے قریب سے ''پکڑو...... پکڑو'' کی آواز سنائی دی۔ اس نے گردن گھما کر دیکھا تو جبار اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ پلاسی نے جست لگائی جبار کے ہاتھوں میں نکل گیا۔ اگر وہ ایک لمحہ بھی دیر کرتا تو جبار نے اسے دبوچ لیا تھا۔ پلاسی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا باہر نکلنے والے راستے کی طرف لپکا۔ جبار سمجھ چکا تھا کہ خرگوش اگر وہاں پہنچ گیا تو وہ اسے پکڑ نہیں پائے گا۔ اس لئے اس نے پوری قوت سے اس کے پیچھے دوڑ لگا دی۔ پلاسی کی قسمت اچھی تھی کہ دونوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہو چکا تھا اس لئے پلاسی لکڑی کی باڑھ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ باڑھ کے نیچے سے گذر کر پلاسی دوسری طرف باہر نکل آیا تھا۔ اسے ابھی تک جبار کی چیخنے چلانے کی آواز سنائی دے رہی

www.pdfbooksfree.pk

تھی۔ کچھ دور بیروں کے باغ میں اسے اپنے تینوں بھائی دکھائی دیئے۔ وہ ان کی طرف چلا آیا۔ انہوں نے جب پلاسی کی بری حالت دیکھی تو وہ گھبرا گئے۔ وہ اسے ساتھ لے کر گھر لوٹ آئے۔ جب ان کی ماں کو معلوم ہوا کہ پلاسی جبار کے کھیت میں گیا تھا اور وہیں اس کے جوتے اور قمیض کھو گئی تو وہ بہت ناراض ہوئی۔ پلاسی کو اپنی غلطی کا احساس ہو چکا تھا۔ اس نے اپنی ماں سے معافی مانگی اور آئندہ کہنا ماننے کا وعدہ کیا۔ پلاسی کی ماں نے اسے معاف کر دیا اور پھر بھائیوں کی جمع کیے ہوئے بیروں میں سے اسے حصہ بھی ملا۔ وہ مل جل کر بیروں کا مزہ لینے لگے۔ ادھر جبار کو پلاسی کے جوتے اور قمیض مل چکی تھی۔ اس نے عبرت کیلئے ان چیزوں سے پتلا بنا کر ایک کھیت میں لگا دیا تا کہ آئندہ کوئی خرگوش اس کے کھیت میں داخل ہونے کی کوشش نہ کرے۔ دیکھا بچو! بڑوں کا کہنا نہ ماننے کا کیا انجام ہوتا ہے؟ اسی لئے کہتے ہیں کہ بڑوں کا کہنا ماننا چاہئے۔

❀❀❀

www.pdfbooksfree.pk

پیارے بچوں کیلئے پیاری پیاری اور سبق آموز رنگین کہانیوں کی خوبصورت کتابیں

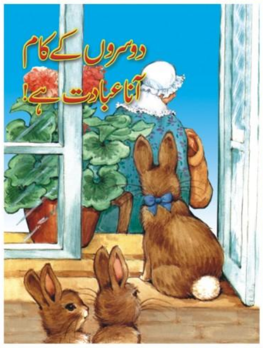

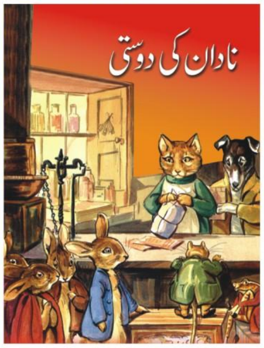

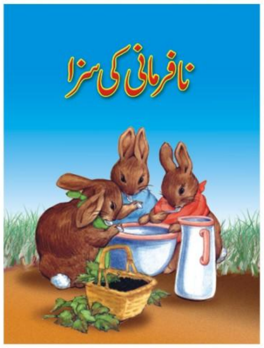

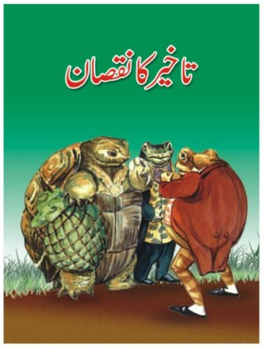

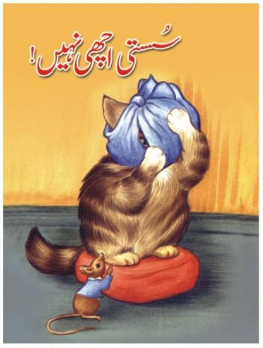

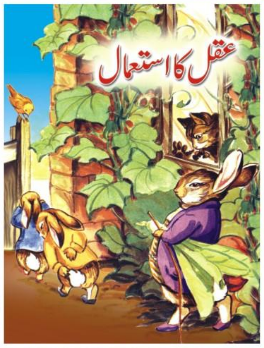

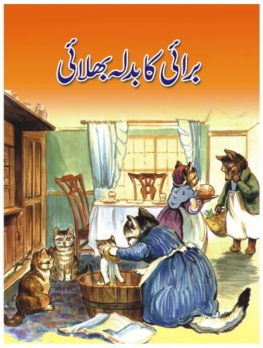

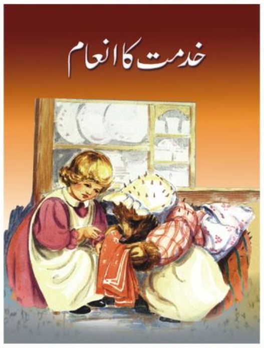

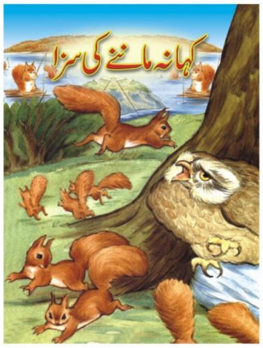

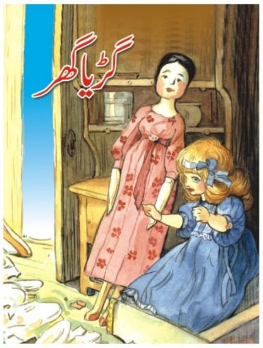

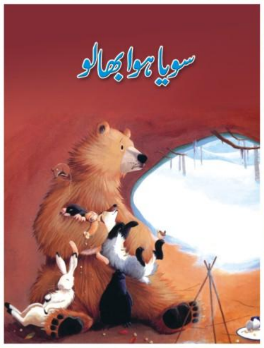

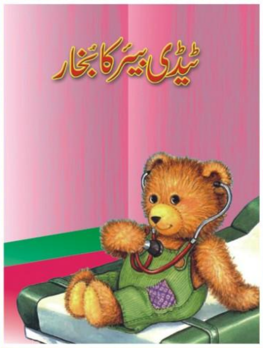

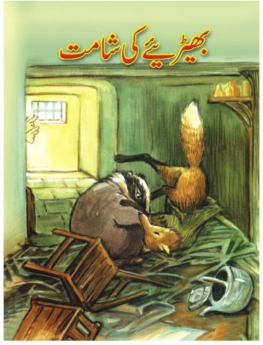

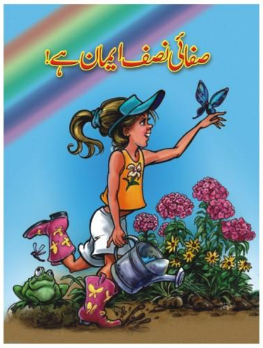

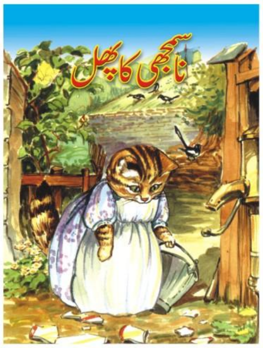

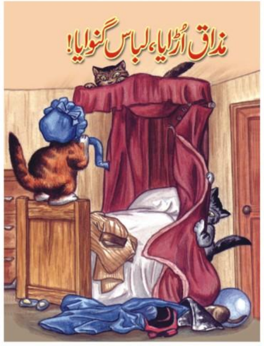

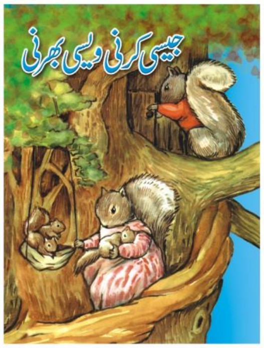

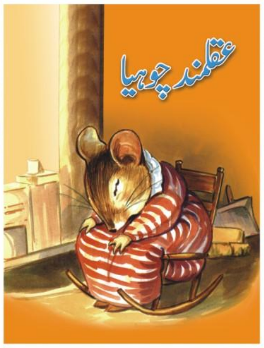

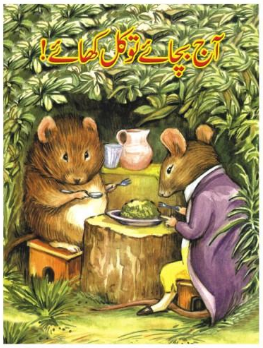

ان کے علاوہ سیپارے، دُعائیں، ہر قسم کی کہانیاں، شعروشاعری، نعتیں، لطائف، دسترخوان اور جنرل کتب ہر سائز میں دستیاب ہیں۔

شائع کردہ: **القائم ٹریڈرز**
پہلی منزل فضل الٰہی مارکیٹ اُردو بازار لاہور
فون: 042-7224472 موبائل: 0300-4062934

www.pdfbooksfree.pk